

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۴۵

(خضر علیہ السلام نے) کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہ کر سکیں گے؟

قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ بَعْدِهَا فَلَا تُصَحِّبْنِي ۚ قَدْ

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر میں اس کے بعد آپ سے کسی چیز کی نسبت سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں گے، بیشک میری

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا ۝۴۶ فَأَنْطَلَقَا ۚ وَحَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ

طرف سے آپ حدِ عذر کو پہنچ گئے ہیں ۝ پھر دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب دونوں ایک بہتی والوں کے

قَرْيَةٍ اسْتَطَعَا أَهْلُهَا فَابُوا أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا

پاس آ پہنچے، دونوں نے وہاں کے باشندوں سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان دونوں کی میزبانی کرنے سے انکار کر دیا،

فِيهَا جَدَا رَأً يَّرِيْدُ أَنْ يُنْقِصَ فَاَقَامَهُ ۚ قَالَ لَوْ شِئْتَ

پھر دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی تو (خضر علیہ السلام نے) اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر آپ

لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝۴۷ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ

چاہتے تو اس (تغیر) پر مزدوری لے لیتے ۝ (خضر علیہ السلام نے) کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝۴۸ أَمَّا

(کا وقت) ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کئے دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے ۝ وہ جو کشتی تھی

السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ

سو وہ چند غریب لوگوں کی تھی وہ دریا میں محنت مزدوری کیا کرتے تھے پس میں نے ارادہ کیا کہ اسے عیب دار کر دوں اور (اس کی وجہ

أَنْ أَعْيِبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝۴۹

یہ تھی کہ) ان کے آگے ایک (جابر) بادشاہ (کھڑا) تھا جو ہر (بے عیب) کشتی کو زبردستی (مالکوں سے بلا معاوضہ) چھین رہا تھا

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنِينَ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ صاحبِ ایمان تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ (اگر زندہ رہا تو کافر بنے گا اور) ان دونوں کو (بڑا ہو کر) سرکشی اور